شیعہ روافض کی سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں کی بدترین گستاخی

شیعہ روافض اہل بیت کی عورتوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے اور لکھا کہ سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنے گریبان پھاڑ لئے معاذ اللہ گریبان پھاڑنے سے کیا مراد ہوتی ہے اور عورتوں کا گریبان پڑھنے سے ان کے پردہ و حجاب کا جو حال ہوتا ہے اس کو میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا سیدہ ام کلثوم اور سادات عورتیں ایسا کر سکتی ہیں؟ اللہ کی قسم رافضی لعنتی جھوٹے ہیں

حضرت ام کلثومؓ

حضرت ام کلثومؓ نے بھی اپنے مقنع کو پھاڑ ڈالا اور آہ زاری کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

''میری یہ مصیبت اس سے بہت عظیم ہے کہ میں اسے اپنے اشعار میں

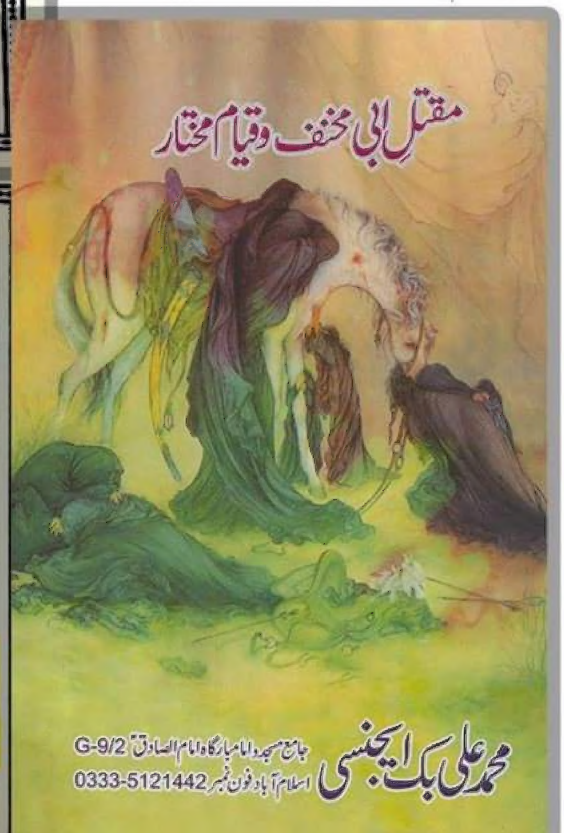

بیان کرسکوں یا اپنے علم وفکر کے ذریعے اس کا احاطہ کرسکوں۔ اپنے بھائی کی ناگہانی موت کی مصیبت کا کڑوا گھونٹ نگلنا پڑا۔ اس سے پہلے اپنے پڑوسیوں تک کی حفاظت اور نگہداری کرتی تھی۔ آج اس بھائی کو خاک نشین دیکھتی ہوں۔ اگر صبر نہ کروں تو اپنے خیالات میں گھر کر پریشان ہو جاؤں گی۔ ان کی صورت ہر طرف ایسے نظر آتی ہے جیسے ان ہی کا خیال وذکر مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کے اندر خوش رہتی تھی۔ کاش یہ قضاوقدر کا فیصلہ ابھی نہ ہوتا۔ ان کا گھوڑا خالی آیا ہے۔ میں اسے خوش آمدید نہیں کہتی۔ اے اللہ! امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لے۔ گھوڑے کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ بہادر شیر کو زمین پر گرا دیا۔ خدا اسے سمجھے''۔

حضرت ام کلثومؓ کے یہ بین سن کر اور خواتین خیموں سے باہر آ گئیں۔ گھوڑا بغیر سوار کے دیکھ کر اپنے منہ کو پیٹنے لگیں اور گریبان چاک کر لیے۔ وہ یوں بین کرتی تھیں۔ ''وامحمداہ! واعلیاہ! واحسناہ!'' آج محمد مصطفیٰؐ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ آج علیؓ آج فاطمہ زہراؓ دنیا سے گئی ہیں''۔

اس کے بعد جناب ام کلثوم اتنا روئیں اور اپنی بہن جناب زینب کی طرف دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔ ''مشکلات زمانہ نے ہمیں بلغار کی ہے اور اپنے پنجوں سے ہمیں زخم

شیعہ روافض کی سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں کی بدترین گستاخی

شیعہ روافض اہل بیت کی عورتوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے اور لکھا کہ سیدہ ام کلثوم اور اہل بیت کی عورتوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اپنے گریبان پھاڑ لئے معاذ اللہ گریبان پھاڑنے سے کیا مراد ہوتی ہے اور عورتوں کا گریبان پڑھنے سے ان کے پردہ و حجاب کا جو حال ہوتا ہے اس کو میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا سیدہ ام کلثوم اور سادات عورتیں ایسا کر سکتی ہیں؟ اللہ کی قسم رافضی لعنتی جھوٹے ہیں

حضرت ام کلثومؓ

حضرت ام کلثومؓ نے بھی اپنے مقنع کو پھاڑ ڈالا اور آہ و زاری کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

"میری یہ مصیبت اس سے بہت عظیم ہے کہ میں اسے اپنے اشعار میں

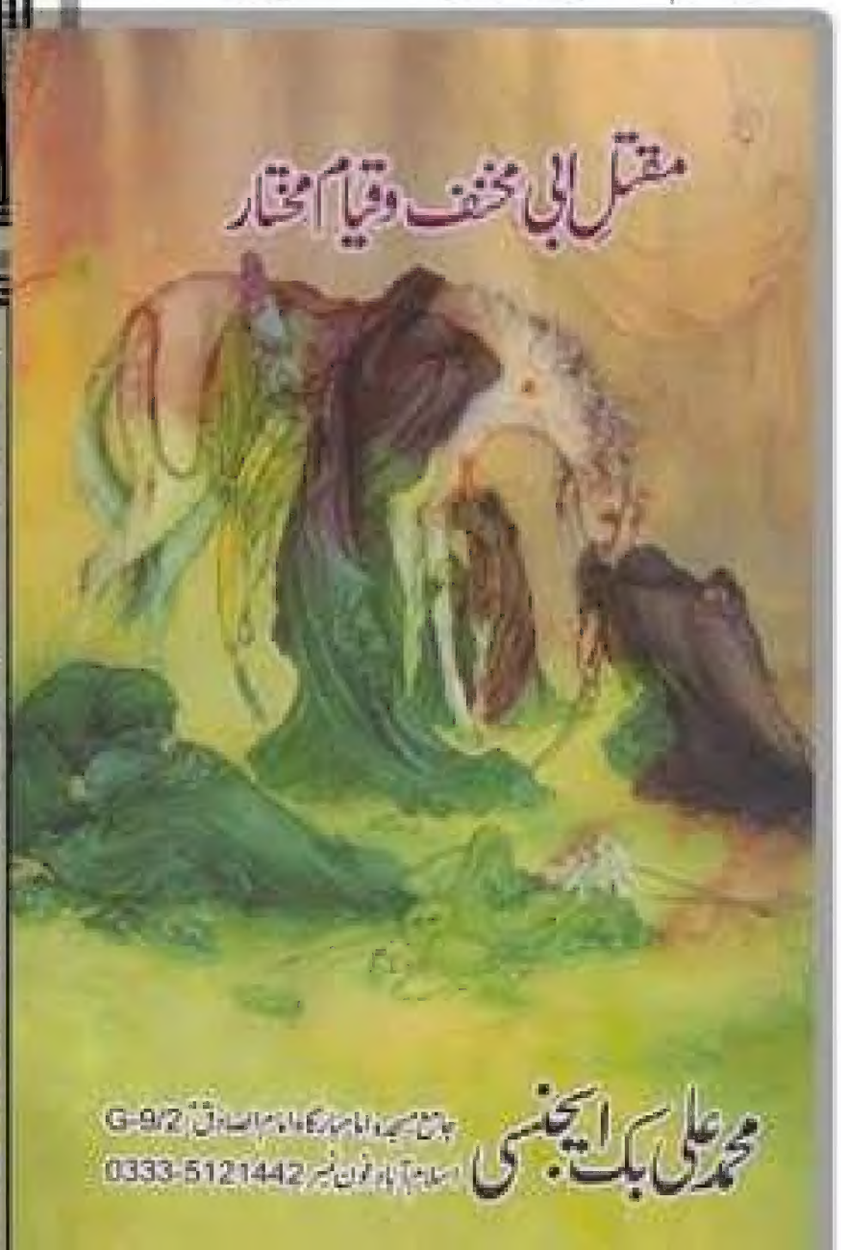

بیان کر سکوں یا اپنے علم و فکر کے ذریعے اس کا احاطہ کر سکوں۔ اپنے بھائی کی ناگہانی موت کی مصیبت کا کڑوا گھونٹ نگلنا پڑا۔ اس سے پہلے اپنے پڑوسیوں تک کی حفاظت اور نگہداری کرتی تھی۔ آج اس بھائی کو خاک نشین دیکھتی ہوں۔ اگر صبر نہ کروں تو اپنے خیالات میں گھر کر پریشان ہو جاؤں گی۔ ان کی صورت ہر طرف ایسے نظر آتی ہے جیسے ان ہی کا خیال و ذکر مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ میں اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کے اندر خوش رہتی تھی۔ کاش یہ قضا و قدر کا فیصلہ بھی نہ ہوتا۔ ان کا گھوڑا خالی آیا ہے۔ میں اسے خوش آمدید نہیں کہتی۔ اے اللہ! امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لے۔ گھوڑے کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ بہادر شیر کو زمین پر گرا دیا۔ خدا اسے سمجھے"۔

حضرت ام کلثومؓ کے یہ بین سن کر اور خواتین خیموں سے باہر آ گئیں۔ گھوڑا بغیر سوار کے دیکھ کر اپنے منہ کو پیٹنے لگیں اور گریبان چاک کر لیے۔ وہ یوں بین کرتی تھیں۔ "وامحمداہ واعلیاہ واحسناہ" آج محمد مصطفیٰؐ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ آج علیؓ آج فاطمہؓ ہر دو دنیا سے گئی ہیں"۔

اس کے بعد جناب ام کلثومؓ اتاروئیں اور اپنی بہن جناب زینبؓ کی طرف دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔ "مشکلات زمانہ نے ہم پر یلغار کی ہے اور اپنے تیروں سے ہمیں زخم

سیدنا علی کا اصحاب رسول کو یاد کرنا اور رافضیوں کو بددعا دینا

جب شیعہ روافض نے جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ غداری کی اور آپ کا ساتھ نہ دیا تو سیدنا علی نے اصحاب رسول ﷺ کو یاد کیا۔

شیعہ روافض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سوائے تین صحابہ کے سب مرتد ہو گئے تھے معاذ اللہ (روضہ الکافی)۔ لیکن یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اصحاب کی تعریف کر رہے ہیں اور ان کو اپنے لشکر سے بہتر کہہ رہے ہیں؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آخر میں روافض کے لئے بددعا کی۔ کیا یہ بددعا قبول نہیں ہو چکی کہ رافضی اپنا خون خود نہیں دھوتے جب ماتم کرتے ہیں؟

۱۰۶

۵۵

من كلام له (۱۲۵)

وقد استبطأ أصحابه إذنه لهم في القتال بصفين

أنا نقمتم أثلة وطخية؟ أنا نقمتم أنا ولينا أمركم ولينا غيرنا؟ وأنا نقمتم أن مراكزكم بأطراف مراكزنا فاتتكم مراكزكم بها؟ وذلك ما أطلع الغيب عليه غيري، ونقمتم علي حيوة وموتا، وايم الله لئن أذن لي لأضربن بكم الباطل حتى يخرج الحق من خلل ما أرى، لأسلمن ما سلمت أمور المسلمين ولم يكن فيها جور إلا علي خاصة، التماسا لأجر ذلك وفضله، وزهدا فيما يتنافسه فيه من زخرفه وزبرجه.

۵۶

من كلام له (۱۲۶)

في صفة رجل مذموم، ثم في صفة (۱۲۶)

أنا إنه يطلع عليكم منه رجل ذكر القلب، شديد

۱۰۷

۵۶

من كلام له (۱۲۶)

يصف أصحاب رسول الله ﷺ يوم صفين حين أمر الناس بالصلح

ولقد كنا مع رسول الله ﷺ نقتل آباءنا وأبناءنا وإخواننا وأعمامنا، ما يزيدنا ذلك إلا إيمانا وتسليما، ومضيا على اللقم، وصبرا على مضض الألم، وجدا في جهاد العدو، ولقد كان الرجل منا والآخر من عدونا يتصاولان تصاول الفحلين، يبتدر كل واحد منهما صاحبه ليسقيه كأس المنون، فمرة لنا من عدونا، ومرة لعدونا منا، فلما رأى الله صدقنا أنزل بعدونا الكبت، وأنزل علينا النصر، حتى استقر الإسلام ملقيا جرانه، ومتبوئا أوطانه، ولعمري لو كنا نأتي ما أتيتم ما قام للدين عمود، ولا اخضر للإيمان عود، وايم الله لتحتلبنها دما، ولتتبعنها ندما،

۵۷

من كلام له (۱۲۷)

في صفة رجل مذموم، ثم في فضله (۱۲۷)

أنا إنه سيطلع عليكم منكم رجل ذكر القلب، شديد

۱۰۸

۵۵۔ آپ کا ارشاد گرامی

(جب آپ کے اصحاب نے آپ کو اظہار کیا کہ آپ صفین سے جہاد کی اجازت دیں تاخیر سے کام لے رہے ہیں)

تمہارا یہ سوال کرنا کہ کیا یہ تاخیر موت کی وجہ سے ہوئی تو اس کی کوئی وجہ نہیں ہے اس کا علم اور جانکاری صرف غیب کے جاننے والے کو ہے تمہارا یہ خیال کہ مجھے جہاد کے اعتراض کی کوئی وجہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے ایک دن کی بھی تاخیر نہیں کی مگر یہ کہ میں دیکھتا تھا کہ میرے پیچھے والے لشکر اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں اور میرے ساتھ ملنے میں جلدی کریں تمہارا یہ خیال کہ میں دنیا کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہوں تو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں ابن ابی طالب کی جان ہے مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں موت پر گروں یا موت مجھ پر گرے اور تمہارا یہ خیال کہ میں تمہاری حکومت کو ناپسند کرتا ہوں تو اس میں تمہاری حکومت کی کوئی حیثیت نہیں ہے میں تمہارے اوپر اس وقت تک حکومت کرتا رہوں گا جب تک اللہ کی طرف سے میرے لئے کوئی راستہ نکل آئے یا میں تم میں سے قتل کر دیا جاؤں۔

۵۶۔ آپ کا ارشاد گرامی

(جب اصحاب رسول ﷺ کی تعداد اس وقت جب صفین کے موقع پر آپ نے لوگوں کو صلح کا حکم دیا تھا)

ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے تھے اس کے رنگ میں ہم اپنے آباء اور بیٹوں کو قتل کر دیا کرتے تھے اور اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوتا تھا اور ہم برداشت کرتے تھے درد کی تکلیف اور جہاد میں جدوجہد کرتے تھے اور ہم میں سے ایک آدمی اپنے دشمن کے ساتھ جنگ کرتا تھا اس طرح جیسے دو نر اونٹ لڑتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کہ ہر ایک دوسرے کو پانی پلانے کی کوشش کرتا تھا اس کی موت کا جام اور کبھی ہم دشمن کو زیر کر لیتے تھے اور کبھی دشمن ہم پر غلبہ پا لیتا تھا اس کے بعد جب اللہ نے ہماری صداقت کو آشکارا کر دیا اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور اس کی جڑیں مضبوط ہو گئیں اور اس کے ٹھکانے قائم ہو گئے تو قسم ہے اللہ کی اگر ہم وہ کام کرتے جو تم کر رہے ہو تو کبھی بھی دین کا ستون کھڑا نہ ہوتا اور نہ ہی ایمان کا درخت سرسبز ہوتا۔ اللہ کی قسم تم اس کا دودھ دوہو گے خون اور اس کے بعد تم پچھتاؤ گے۔

شیعہ روافض کی سیدنا علی کی بدترین گستاخی

شیعہ کے نزدیک سیدنا علی کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار حاصل تھا معاذ اللہ

اللہ قرآن میں فرماتا ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ (سورۃ احزاب۔ آیت ۶)

پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اللہ کی قسم یہ رافضی بدترین قسم کے نواصب ہیں۔ کیا کسی بیٹے کو اپنی ماں کو طلاق دینے کا اختیار ہوتا ہے؟ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ پر بدترین بہتان اور ان کی بدترین گستاخی ہے۔

جاہل رافضیو! یہ بتاؤ کہ کیا بارھویں امام کو بھی اپنی ماں نرجس کو طلاق دینے کا اختیار تھا؟ اللہ کی لعنت ہو ناصبیوں پر

جنگ جمل و عائشہ

روایت ہے کہ روز جمل عائشہ جس اونٹ پر سوار تھیں اس کا نام عسکر تھا، اس دن اس سے بہت سے عجائبات دیکھے گئے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ جب اس کا ایک پیر کاٹ کر جدا کر دیا گیا تو دوسرے پیر پر برابر کھڑا رہا، یہاں تک کہ امیر المومنین نے لوگوں سے کہا اس اونٹ کو ذبح کر دو کیونکہ یہ شیطان ہے۔ محمد ابن ابی بکر اور عمار یاسر نے اس کے اعضاء کو کاٹ ڈالا۔

روایت ہے کہ جنگ کے بعد جناب عمار نے عائشہ سے کہا راہ حق میں اپنے بیٹوں کی شمشیر زنی کو کیسا پایا؟ عائشہ نے کہا:

تمہارا یہ خیال اور تمہاری توجہ غلبہ و کامیابی پانے کے بعد ہوئی کہ اپنے خیال میں تم حق پر ہو؟

عمار نے کہا: میرا خیال اس سے بالاتر ہے، خدا کی قسم! اگر آپ غالب ہوتیں اور ہم یمن کے گلستانوں تک پیچھے ہٹ جاتے پھر بھی اپنے علم و یقین پر باقی اور ثابت قدم رہتے اور ہر صورت میں معتقد ہیں کہ آپ کا سفر باطل پر ہے اور ہم حق پر ہیں۔

عائشہ نے کہا یہ صرف تمہارا ایک خیال ہے اور تم نے صرف علی کی خوشنودی کیلئے اپنے دین کو چھوڑ دیا ہے۔

امام باقر سے روایت ہے کہ روز جمل عائشہ لوگوں کو برانگیختہ کرنے اور فتنہ انگیزی کرنے میں لگی ہوئیں تھیں اور کجاوہ پر مسلسل تیروں کی بارش ہو رہی تھی تو امیر المومنین نے فرمایا:

میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ رسول خدا کی طرف سے ان کی زوجیت کے رابطہ کو قطع کر کے اس کو طلاق دیدوں، اس وقت بلند آواز میں مجمع سے کہا جس نے بھی رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ:

اے علی! میرے بعد میری ازواج کے امور تمہارے ہاتھوں میں ہیں وہ نزدیک آ کر گواہی دے۔

پس کچھ افراد نے اس روایت کے صحت کی گواہی دی جن میں دو شخص اصحاب بدر میں سے تھے جب عائشہ نے یہ ماجرا دیکھا تو اس طرح روئیں کہ دوسروں نے رونے کی آواز سنی۔

اس وقت امیر المومنین نے فرمایا میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ:

اے علی! خدا و...

روایت ہے کہ...

آپ ان کو شہر بصرہ...

وہ فتنہ و فساد...

باہر نکلی ہیں۔

محمد ابن اسحاق...

علی ابن ابیطالب...

خطوط لکھے اور ان...

روایت ہے...

عائشہ نے پو...

عمرو عاص...

ہم اس حادثہ سے...

وطعن کرتے۔

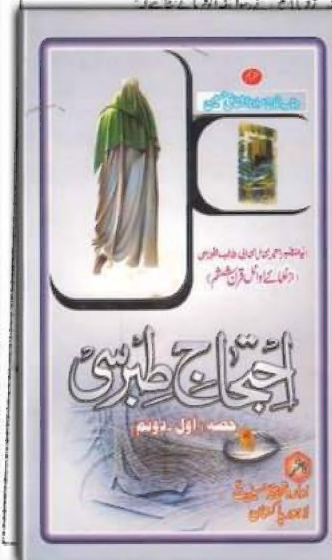

شیعہ روافض بدترین گستاخ رسول ﷺ

شیعہ روافض کے نزدیک رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اعلان اس لئے نہیں کرتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا۔ معاذ اللہ

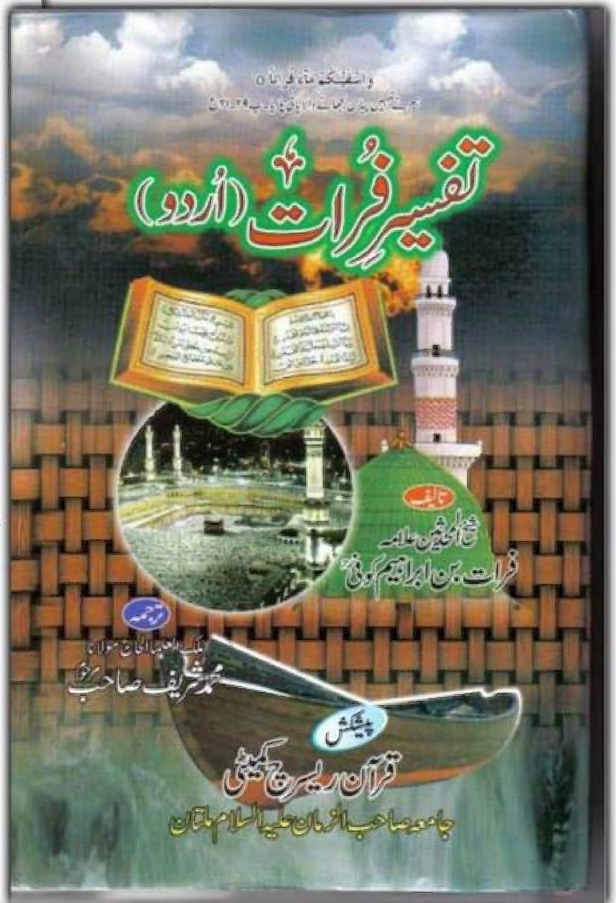

۷۲

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

"جس کا میں سردار ہوں، علیؓ اس کے سردار ہیں"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ——

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔

علیؓ کی شان میں نازل ہوئی، یہ آیت خم غدیر کے مقام پر نازل ہوئی جب رسول اللہؐ علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اعلان خلافت علیؓ کر چکے تھے،

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آیت ——

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا۔

علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کو آپ کے اصحاب نے ڈرا رکھا تھا خدا نے یہ آیت نازل کی،

یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اس کے بعد رسول اللہؐ نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

عبداللہ بن محمدؒ نے کہا ——

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ۔

"بس تمہارا ولی اللہ، اس کا رسولؐ اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سورہ مائدہ کی تلاوت فرما رہے تھے، فرمایا لکھو، میں نے لکھنا شروع کیا جب اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ

حرمت ماتم شعہ کتاب سے

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ بے صبری کیا ہے ؟ فرمایا سب سے بڑی بے صبری یہ ہے کہ آدمی چلائے اور سینے اور چہرے پر تھپڑ مارے اور پیشانی سے بال نوچے اور جس شخص نے نوحہ کیا اس نے صبر ترک کیا اور اسنے خلاف طریقے کو اپنایا اور جس نے صبر کیا اور انا للہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ کے کئے ہوئے پر راضی ہوا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا اور جس نے اس کے خلاف کیا اس کی تقدیر تو پوری ہوگی اور وہ مذموم ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو ضائع کر دے گا۔

فروع الكافي - الشيخ الكليني - ج 3 - الصفحة 125

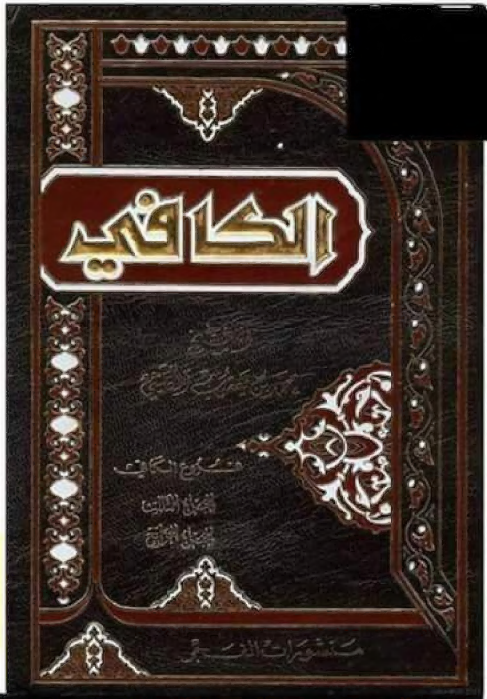

مَتاعُ الْغُرُورِ» إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفاً مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكاً لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ، هٰذَا أَجْرٌ وَنَهْيٌ عَنِ الدُّنْيَا. قَالُوا: فَسَمِعْنَا الصَّوْتَ وَلَمْ نَرَ الشَّخْصَ.

٦ - عَنْهُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله جَاءَتِ التَّعْزِيَةُ أَتَاكُمْ آتٍ يَسْمَعُونَ حِسَّهُ وَلَا يَرَوْنَ شَخْصَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

٧ - عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيهِ فَقُلْتُ: مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام.

٨ - عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله أَتَاهُمْ آتٍ فَوَقَفَ بِبَابِ الْبَيْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا آلَ مُحَمَّدٍ «كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ» فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلَفٌ مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَعَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَدَرَكٌ لِمَا فَاتَ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَعَلَيْهِ فَتَوَكَّلُوا وَبِنَصْرِهِ لَكُمْ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ فَارْضَوْا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. ولَمْ يَرَوْا أَحَداً فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِي الْبَيْتِ: هٰذَا مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكُمْ لِيُعَزِّيَكُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا الْخَضِرُ عليه السلام جَاءَكُمْ لِيُعَزِّيَكُمْ بِرَبِّكُمْ عليه السلام.

١٥٣ - باب: الصبر والجزع والاسترجاع

١ - حُمَيْدُ بْنُ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجَزَعُ؟ قَالَ: أَشَدُّ الْجَزَعِ الصُّرَاخُ بِالْوَيْلِ وَالْعَوِيلِ وَلَطْمُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِي وَمِنْ أَمَامِ النَّوَاحَةِ فَقَدْ تَرَكَ الصَّبْرَ وَأَخَذَ فِي غَيْرِ طَرِيقِهِ وَمَنْ صَبَرَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ وَوَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ جَرَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ ذَمِيمٌ وَاسْتَحَقَّ اللّٰهُ تَعَالَى أَجْرَهُ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِمِثْلِهِ.

شیعہ کی مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں سخت ترین گستاخی۔

تفسیر قمی کا مصنف لکھتا ہے کہ جو اللہ نے مچھر کی مثال دی ہے اس سے مراد امیر المومنین ہیں اور اس سے بھی فما فوقھا یعنی اس سے بھی کمتر سے مراد رسول اللہ ہیں استغفر اللہ العظیم۔

منشورات مکتبۃ الہدی

تفسیر القمی

لأبي الحسن علي بن إبراهيم القمي

(من أعلام القرن ٣ - ٤)

صححه وعلق عليه وقدم له

سماحة الإمام العلامة

السيد طيب الموسوي الجزائري

الجزء الأول

حقوق الطبع محفوظة

مؤسسة دار الكتاب للطباعة والنشر

قم - ايران

تلفون : ٢٢٥٨

واما قوله (ان الله لايستحيي ان يضرب مثلاما بعوضة فما فوقها فاما الذين آمنوا فيعلمون انه الحق من ربهم واما الذين كفروا فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به كثيراً ويهدي به كثيرا) فانه قال الصادق عليه السلام ان هذا القول من الله عز وجل رد على من زعم ان الله تبارك وتعالى يضل العباد ثم يعذبهم على ضلالتهم فقال الله عز وجل ان الله لا يستحيي ان يضرب مثلا ما بعوضة فما فوقها قال وحدثني ابي عن النضر بن سويد عن القسم بن سليمان عن المعلى بن خنيس

عن ابي عبدالله عليه السلام ان هذا المثل ضربه الله لأمير المؤمنين عليه السلام فالبعوضة امير المؤمنين عليه السلام وما فوقها رسول الله صلى الله عليه وآله والدليل على ذلك قوله (فاما

نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کو ہائے وائے کرنے سے منع کیا۔ (شیعہ مذہب کی مشہور کتاب من لایحضرہ 95)

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ

اردو

الشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

مترجم: سید حسن امداد

پیشکش: سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکتاب پبلیشرز

آر-۱۰۱ شیخ مسجد روڈ، ۲ نارتھ کراچی

کر دیں اور اللہ تعالیٰ نے جسم کو آرام دہ بنایا ہے۔

اور جب میں وہ اپنی اس حسرت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھوں گی جس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام انبیاء اور اولیاء کی لعنت ہو گی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور انبیاء اور اولیاء کے سامنے میرا کیا حال ہو گا۔

(۱۰۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اہل بیت میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے گھر والوں کو تین دن تک کھانا بھیجنا مستحب ہے۔ کیونکہ ان کا کھانا بھیجنا ان کے لئے مکروہ ہے۔

(۱۰۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو وہ اس کو بیان کرنے سے صبر کرے یا بیان کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد ہوتی ہے۔

(۱۰۳) نبی کریم نے فرمایا کہ اگر کسی مومن کا کوئی بھائی مرجائے تو وہ اس کو صبر کرنے یا یاد کرنے اس مومن کا ثواب جنت ہے۔

(۱۰۴) نبی کریم نے فرمایا کہ جس شخص کو ایک فرزند عطا فرمائے وہ اس کو کسی سے مشابہ نہ سمجھے اگر دیا جائے گا اور جو سب کے سب لڑکیاں ہیں کہ جو اس پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

(۱۰۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی اولاد میں سے کوئی نہ مرا ہو اس کو فرمایا کہ اگر دو مرجائیں تو ثواب ہے تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی کی (لڑکی) یا (لڑکا) مرجائے تو کوئی (لڑکی) نہ مرا ہو تو آپ نے فرمایا کہ ایک کیونکہ فرمایا ہے کہ جس نے فرمایا ہے کہ جس کے کوئی (لڑکی) نہ مرا ہو اس کو ثواب نہیں ملے گا۔

(۱۰۶) جب حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام شہید ہوئے تو ان کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم علیہا السلام نے فرمایا کہ اے میرے والد آپ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب دے گا۔

(۱۰۷) حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مومن مرجائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی قبر پر کھڑا ہو کر اس کی تعریف کرتا ہے۔

(۱۰۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مومن مرجائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی قبر پر کھڑا ہو کر اس کی تعریف کرتا ہے۔

شیعہ رافضیوں کی مولا علیؑ کی گستاخی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

مُلّا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد مغفرلہ فاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی

امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵

فون: ۴۲۴۲۸۶

نے بھی فاطمہ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہؑ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہؑ کی تزویج کر دو۔ اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی جگہ موتی، یاقوت اور مرجان پیدا کرے۔ آسمان والے اس شادی سے بہت خوش ہیں۔

نیز فاطمہ زہرا کے بطن سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے اُن کی وجہ سے جنت میں رونق آجائے گی۔

اے محمدؐ! تمھیں مبارک ہو، تم اوّلین و آخرین میں سب سے بہتر و افضل ہو۔

⑦ فضائلِ حضرت علیؑ بزبانِ حضرت محمدؐ

تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی سے بے رُخی برتتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپؐ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہؑ کی تزویج علیؑ سے کر دیں تو آپؐ تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اس سلسلے میں جناب فاطمہ زہرا سے بات کی۔

جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپؐ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو اُن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اُن کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، اُن کے چوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصّے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر اُن کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت، یا کل مفلس اور فقیر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظرِ انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مردوں میں مجھے منتخب فرمایا، پھر دوسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کے مردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیسری نظرِ انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

اے فاطمہؑ! سنو جب شبِ معراج مجھے آسمان کی سیر کرایا گیا تو میں نے صورۂ

رافضی دھرم کی چھترول کر کے جیو،،،،،!

طالب دعا مرزا بلال بیگ

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحہ نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے

sabeelesakina@gmail.com www.ziaraat.com

مجمع الفضائل ۴۰۸ جلد دوم

القیامۃ

اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین سے سنا ہلاکت ہو اس کے لیے جو میری معرفت سے جاہل ہو اور میرا حق نہ پہچانے۔ آگاہ ہو میرا حق اللہ کا حق ہے اور اللہ کا حق میرا حق ہے۔

معتزلہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فضیلت علیؑ پر اور امامیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے عصمت اور وجوب اقتدا لازم ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے علیؑ کے ساتھ ہونے کو علی الاطلاق بیان فرمایا ہے۔ لہذا قبیح کا صدور کسی وقت ممکن نہیں۔

(۹)

امیر المومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

تفسیر ابو عبیدہ اور علی بن الحرب الطائی میں ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ خلفاء چار ہیں اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورہ البقرہ ۲/۲۰) یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (سورہ ص ۲۶/۳۸) ہارون جیسا کہ موسیٰ نے کہا ہے۔ اِخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ (سورہ الاعراف ۷/۱۴۲) علی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی علیؑ) لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی آدم و داؤد و ہارون) وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی اسلام) وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی اہل مکہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) (یعنی ولایت سے انکار) فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ النور ۲۴/۵۵) یعنی خدا و رسول کے گناہگار۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو مجھے رابع الخلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہاں ہے اللہ کے خلیفہ اس کی زمین پر داؤد کھڑے ہوں گے آواز آئے گی تم مراد نہیں ہو تب امیر المومنین کھڑے ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئے گی اے اہل محشر یہ علی ابن ابی طالب اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اس کی زمین پر اور اس کی حجت ہیں اس کے بندوں پر اور دنیا میں جو ان کی نور سے متعلق رہا آج اس کے نور سے لوگ دنیا پائیں گے۔

کتاب ابوبکر ابن مردویہ اور محمد سمعانی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوا تو آپ کو گہرے سانس لیتے ہوئے پایا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے فرمایا میری موت کا وقت قریب ہے میں نے کہا پھر کس کو اپنا جانشین بنائیے۔ فرمایا بھلا کس کو میں نے کہا ابوبکر کو خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت نے ایک سرد آہ بھری۔ میں نے عرض کی آج حضور کا یہ کیا

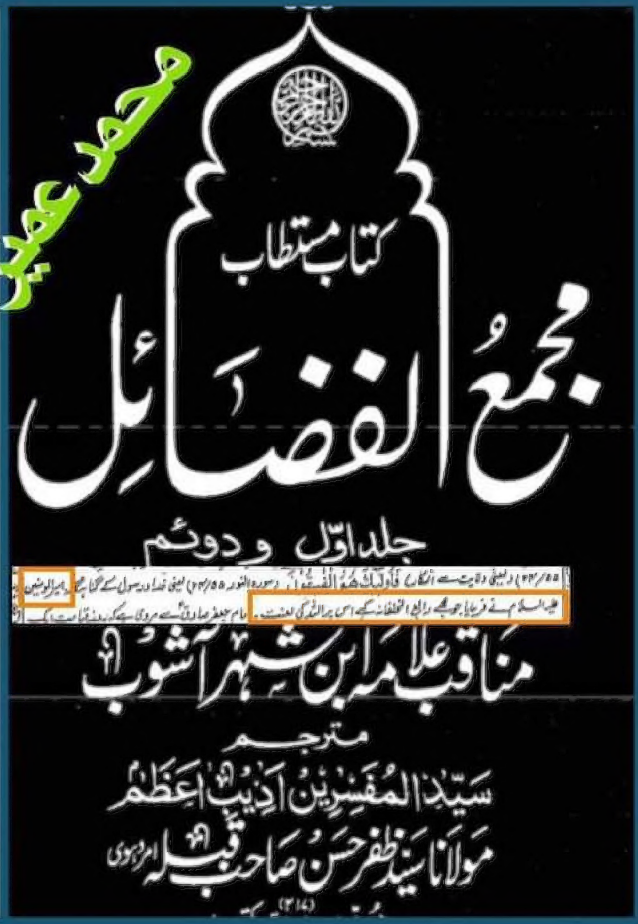

شیعہ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گستاخ

فاتح خیبر سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو شیعہ روافض کے بقول کئی من وزنی دروازہ اکھاڑ دیں لیکن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ ان سے اتنی آسانی سے ہاتھ پکڑ کر بیعت لے لیں؟؟ کیا اللہ کا شیر جو خیبر میں کئی من وزنی دروازہ اکھاڑ سکتا ہے کوئی اس سے اس طرح زبردستی بیعت لے سکتا ہے؟ اللہ کی قسم! روافض سیدنا علی کے بھی گستاخ ہیں

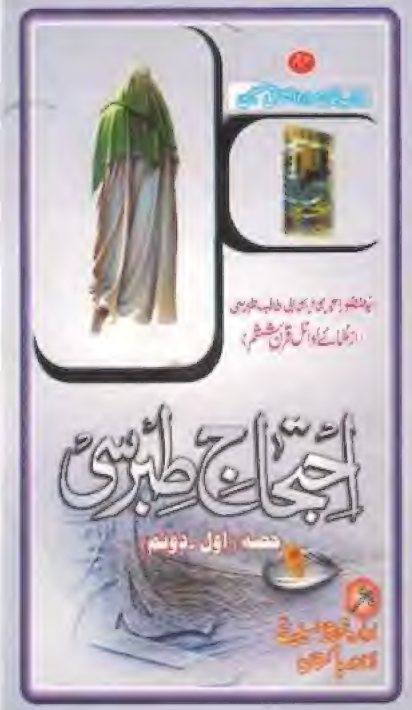

گھر میں خاموش بیٹھ جاتا۔

آگاہ ہو جاؤ بخدا قسم! اگر چالیس افراد نے بھی حقیقت وخلوص نیت سے خدا کیلئے میری بیعت کی ہوتی تو ہرگز تا قیامت کوئی بھی ایسا دعویٰ مخالفت نہیں کر سکتا تھا، پھر قبر رسول کی جانب رخ کر کے فرمایا:

اے میرے بھائی! آپ کی امت نے مجھے ضعیف وبے وار کر دیا ہے قریب ہے کہ مجھے قتل کر دیں۔

انھوں نے علی کے ہاتھ کو لے کر زبردستی ابو بکر کے ہاتھ پر رکھا، حضرت علی نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اسی عالم میں لوگوں نے شور مچایا، علی نے بیعت کر لی، علی نے بیعت کر لی، ان کے بعد زبیر سے کہا بیعت کرو انھوں نے انکار کیا۔

عمر بن خطاب، خالد ابن، مغیرہ ابن شعبہ اور دوسروں نے ان کو گھیر لیا اور تلوار چھین کر زمین پر دے کر توڑ دیا۔ زبیر جمعیت کے سامنے مغلوب ہو گئے خصوصاً عمر الجھے دبائے ہوئے تھے، زبیر نے کہا اے صہاک کے بیٹے اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو ہرگز مجھ پر غلبہ نہیں پا سکتے تھے۔ زبیر نے بھی بیعت کر لی۔

سلمان کہتے ہیں: انھوں نے پھر مجھے گھیرا اس وقت میری گردن پر تیز دار کر رہے تھے میرے ہاتھوں اور پیروں کو باندھے ہوئے تھے، میری بھی بیعت ہو گئی، پھر مقداد وابوذر سے زبردستی بیعت لی گئی۔

ہم میں سے زبیر سب سے تیز وتند آدمی تھے، اس کے بعد زبیر نے کہا اے صہاک کے بیٹے! خدا کی قسم تو نے اگر تلوار میرے ہاتھ میں ہوتی تو اس گروہ میں سے کوئی بھی تیری طرفداری وپاسداری نہ کرتا، ممکن نہیں تھا کہ تو مجھ پر فوقیت وتقدم کر سکتا کیوں کہ تو ایک بزدل ومضطرب آدمی ہے آج ان کو اپنے اطراف دیکھ رہا ہے تو ان کی طاقت کے مل بوتے پر مجھ پر حملہ کر رہا ہے، مگر اس بات سے غصہ ہوئے اور کہا تم میری ماں کا نام لے رہے ہو؟ زبیر نے کہا کیا صہاک کوئی غیر معروف عورت تھی وہ ایک عیسائی کنیز تھی جس سے دو افراد نے زنا کیا تھا اسی سے تمہارا باپ خطاب پیدا ہوا تھا ابو بکر نے اس تذکرہ کو رد کیا اور سب خاموش ہو گئے

سلیم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سلمان سے پوچھا آپ نے کچھ نہیں کہا جواب دیا ہاں میں نے کہا:

اے ابا عبداللہ! تمہارے لئے بڑا مشکل ہے کیا تم جانتے ہو کہ اپنے نقصان وضرر کیلئے تم نے کیسے قدم

اہل کوفہ کے سامنے حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہا السلام کا خطبہ

حذیم بن شریک اسدی سے روایت کی گئی ہے:

جب حضرت زین العابدین علیہ السلام کو مخدرات عصمت کے ساتھ کوفہ لایا گیا۔ امام مریض تھے اور کوفہ کی عورتیں گریبان چاک رو رہی تھیں اور ان کے ساتھ مرد بھی گریہ کناں تھے۔

امام علیہ السلام نے بہت نحیف و کمزور لہجہ میں کہا: یہ لوگ ہم پر گریہ کر رہے ہیں تو نے ہم کو قتل کیا ہے؟

اس وقت زینب دختر امام علی علیہا السلام نے لوگوں کی جانب خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

حذیم کہتے ہیں میں نے کسی بھی پردہ نشین عورت کو ان سے زیادہ صاحب نطق نہیں دیکھا گویا وہ امام علیہ السلام کی زبان سے بات کر رہی تھیں، جب لوگوں سے سکوت کا اشارہ کیا تو لوگوں کی سانسیں رک گئیں اور نفس رک گئے پھر آپ نے حمد و ثنائے الٰہی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام اور درود کے بعد فرمایا:

امابعد! اے کوفہ کے لوگو اے دغا باز و مکر باز و بے غیرت! تمہارے اشک خشک نہ ہوں اور تمہارے نالہ و فریاد کم نہ ہوں، تمہاری مثال اس عورت کی ہے جس نے اپنے دھاگہ کو مضبوط کاتنے کے بعد پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم نے قسموں کو اپنے ہاتھوں سے توڑا، خود ستائی و فخر کرتے ہو دشمن دروغ گو، کنیزوں کی مانند چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کی طرح سخن چینی کرنے والو، کوڑے پر اگے ہوئے پودے کی مانند اور قبر پر لگائی مٹی کے علاوہ تمہارے پاس کیا ہے؟

تم نے اپنے لئے بہت برا تحفہ بھیجا ہے خدا تم پر غضبناک ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔

تم میرے بھائی کیلئے رو رہے ہو ہاں گریہ کرو تم کو رونا ہی چاہئے، زیادہ روؤ کم ہنسو کہ اس کی ذلت نے تم کو گرفتار کر لیا اور اس کی ایسی رسوائی تم کو ملی ہے کہ تم کبھی اپنے سے اسے نہیں دھو سکتے اور اس ننگ و عار کو کیسے دھوؤ گے کہ تم نے خاتم انبیاء کے فرزند دلبند معارف رسالت اور جوانان جنت کے سردار کو قتل کیا ہے جو میدان جنگ میں تمہاری پناہ گاہ اور اکیلا تمہارا ایک گروہ تھا، صلح کے وقت تمہارے دلوں کیلئے

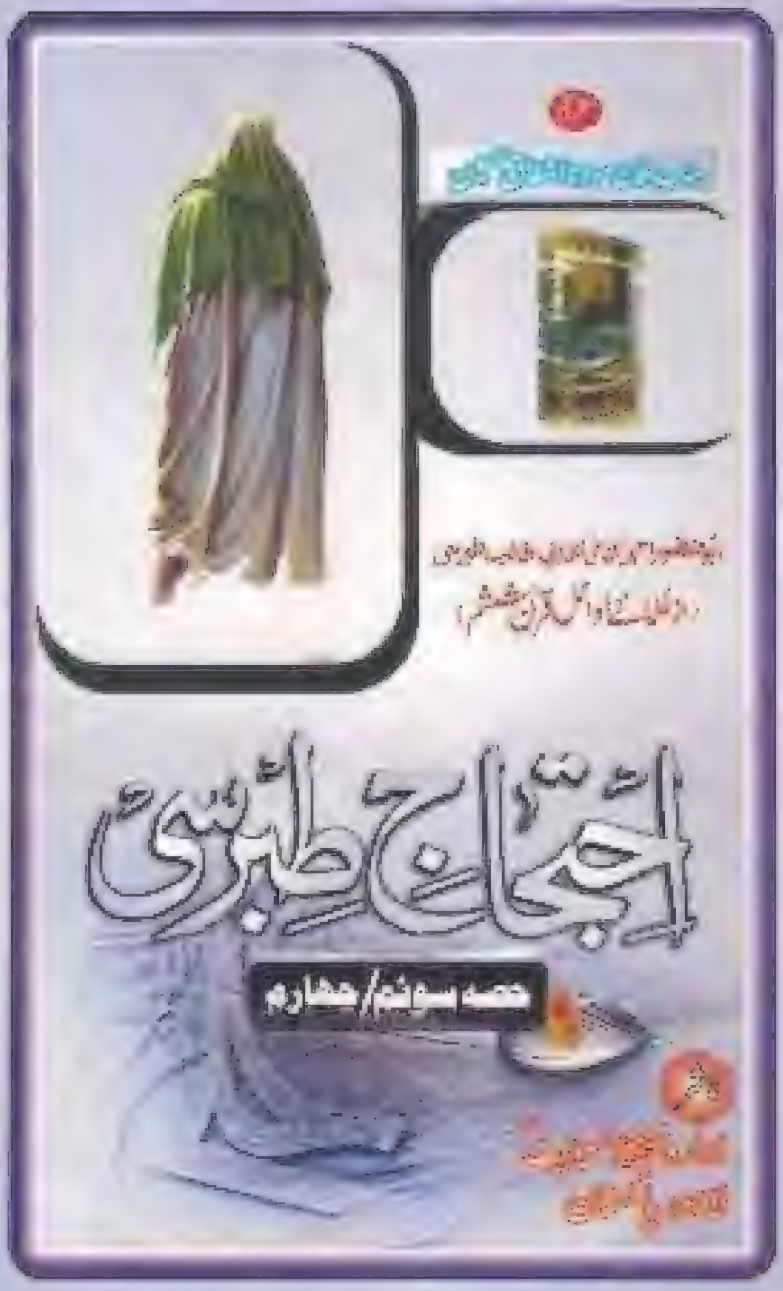

Hazrat Zainab r.a. Ki Bad Dua Shio Rafzio Qatilo Ke Liye...!!!

شیعہ حضرت علیؑ کے بھی گستاخ ہیں

باقر مجلسی کے مطابق حضرت علیؑ گدھا تھے (نعوذ باللہ)

باقرؒ سے روایت ہے کہا: اے جابر! کیا تمھارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمھیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا: نہیں! ابو جعفر آپ پر قربان جاؤں، ایسا گدھا کہاں سے ملے گا؟ باقرؒ نے کہا: وہ امیر المومنین (علی) علیہ السلام ہیں۔ (بحار الانوار ج 25 ص 380)

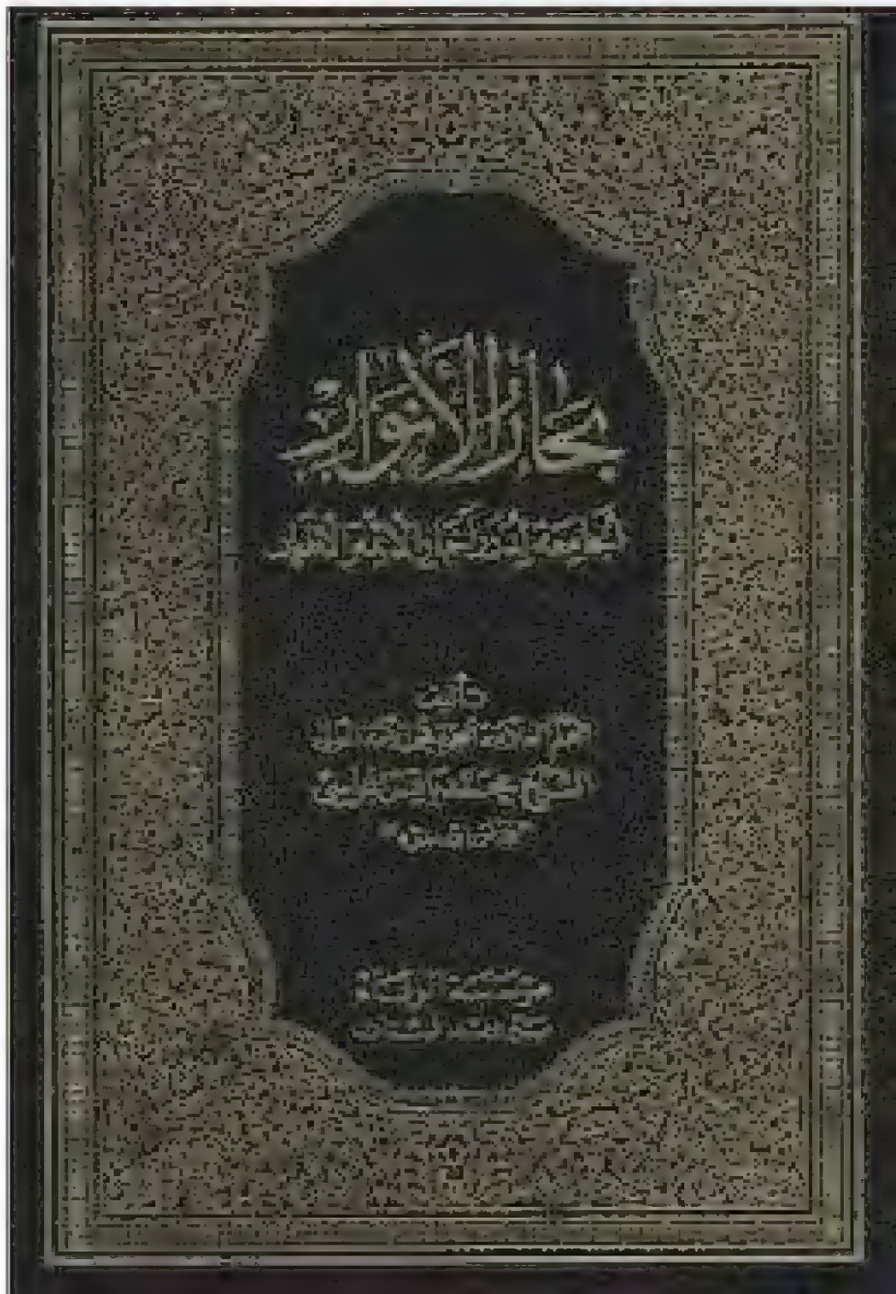

مَرْبِطَ الأَرْضِ بِرِجْلِهِ فَتَحَرَّكَتْ فَقَالَ: اسْكُنْ فَلَمْ يَأْنِ لَكَ ثُمَّ قَرَأَ: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا. [1]

بيان: «تَأْنِيَة» بالفتح: المرعى من الأرض، «لم يأن لك» أي لم يحن هذا وقت ركوبك المعني «أي أخر الله ذلك» وقوله في القيامة.

٣٦ ـ قب: عَلِيٌّ أَبُو عَرِيزَةَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ أُولَادِهِ، فَأَمَرَهُ عليه السلام بِنَصِّ الطَّرِيقِ فَتَصَيَّدَ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ فَيَجْلِسُ فِيهَا سَاعَةً فَنَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَجْلِسِهِ وَهُوَ يَقُولُ: عَلِيٌّ شَرِيفٌ وَ نَفْسٌ طَرِفَةٌ فَوَجَدَ نَفْسَهُ فِي الْكُوفَةِ، فَاسْتَحْيَى أَبُو عَرِيزَةَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّهُ أَوْرَدَ نَحْلًا [2] مِنْ مَسَافَةِ شَهْرَيْنِ بِسَاعَةٍ طَرِفَةٍ عَيْنٍ إِلَى سُلَيْمَانَ، وَ أَنَا وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله [3]

بيان: النحت بهذا المعنى حسي، و الذي في اللغة وجه يمان وهذا الثياب.

٣٧ ـ الخصيب: جَدَّانُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْمُرَجِّعِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنَّا أَتَى قَوْمَ مُوسَى فِي شَيْءٍ كَانَ يَبْلُغُهُمْ فَأَصْغَى بِرَأْسِهِ وَ رَجَعَ [4]

٣٨ ـ الخصيب: عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَذَّبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْمُنْخَلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: يَا جَابِرُ أَتُحِبُّ أَنْ يَسِيرَ لَكَ فَيَبْلُغَ بِكَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَأَنَّى لِي هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ عليه السلام: وَ اللَّهُ لَسَلْمَانُ الْأَدِيبُ وَ لَلَّهُ شَرْكَيْنِ الشَّيْطَانِ. [5]

٣٩ ـ خص: ابْنُ أَبِي الْمُعَذَّبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْأَرْضِ الْحَمَّارِ

---

(٣٤) مناقب آل أبي طالب ٦: ١٥١.

(٤) الهداية.

(٥) الاختصاص: ٣١٥.

(٥) الاختصاص: ٣٦٠.

شیعہ روافض کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں بدترین گستاخی

حسن عسکری کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عضو تناسل نے ولایت علی کا اعلان کروایا۔ معاذ اللہ

انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت لقمہ ان کے لیے بھاری ہوگیا اور جو لقمے بھاری نہ ہوئے تھے وہ ان کے منہ میں جاکر پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا بعد ازاں وہ پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا دفعیہ ان کو متعذر ہوا اور ان کے پیٹوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے۔ جبتک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرلو اس وقت انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دلتنگ ہوکر اس طرح پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ اے خدا اگر یہ وہی حق ہے جو تیری طرف سے ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی عذاب دردناک ہم پر نازل کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور یہ آیت بھیجی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور اللہ کو شایاں نہیں ہے کہ ان کو عذاب کرے حالانکہ اے محمدؐ تو ان میں موجود ہو کیونکہ عام بیخ کنی کرنیوالا عذاب اس وقت نازل ہوگا جبکہ تو ان میں سے نکل جائیگا وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور اللہ ان کو عذاب نہیں دیتا حالانکہ وہ طلب بخشش کرتے ہوں اور توبہ اور رجوع عنیت ظاہر کرتے ہوں کیونکہ دنیا میں اس نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ ظاہری ایمان قبول کرنا کافی ہے اور باطن کی تلاش اور تفتیش کو ترک کرو کیونکہ دنیا فرصت اور مہلت کا گھر ہے اور آخرت جزا کا گھر ہے وہاں کوئی عبادت نہ کرائی جائیگی۔ حضرتؑ نے فرمایا اور اللہ انکو عذاب نہیں کرتا در آنحالیکہ طلب مغفرت کرنے والے لوگ ان میں موجود ہیں کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں کہ یا تو ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جنکی بابت خدا کو معلوم ہے کہ وہ عنقریب ایمان لائیں گے یا انکی نسل سے کوئی پاک اولاد پیدا ہوگی اور تیرا پروردگار ان کو ایمان اور اپنا ثواب عطا فرمائیگا اور ان کے کافر باپ دادا کے گناہوں کے سبب سے ان کو ایمان و ثواب سے محروم نہ رکھیگا اگر یہ امر مانع نہ ہوتا تو ضرور ان کو ہلاک کردیتا۔ پس آنحضرتؐ کے قول کا یہی مطلب ہے جو حضرتؑ نے فرمایا ہے کہ اسی طرح ناصبیوں نے علیؑ کے باب میں احکام خدا کی ناواقفیت کی وجہ سے خدا کی نسبت لغویات اور باطلات کی

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

پارہ ۹ سورۃ الانفال ع ۴

انتباہ: یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

آثارِ حیدری

صفحہ ۵۵۷

اردو ترجمہ عربی تفسیر پُر تنویر منسوب بہ

حضرت حجۃ اللہ فی الانام الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھریلوی

ناشران
عباس بک ایجنسی
رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ۔۳ یوپی (انڈیا)
فون نمبر 0522-2647590 موبائل 9415102990
E-mail : abbasbookagency@yahoo.com

شیعہ رافضیوں کی مولا علیؑ کی گستاخی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد و مولانا اہل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵
فون ۴۲۴۲۸۶

(۳۱۲)

نے بھی فاطمہؑ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے ان کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• ابن استاد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہؑ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہؑ کی تزویج کر دو۔ اللہ سبحانہ نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی جگہ موتی، یاقوت اور مرجان پیدا کرے۔ آسمان والے اس شادی سے بہت خوش ہیں۔

نیز فاطمہؑ زہرا کے بطن سے دو ایسے فرزند پیدا ہوں گے جو جوانانِ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے ان کی وجہ سے جنت میں رونق آجائے گی۔

اے محمدؐ! تمھیں مبارک ہو، تم اولین و آخرین میں سب سے بہتر و افضل ہو۔

(۷) ــ فضائل بزبانِ حضرت محمدؐ

تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں ہے کہ حضرت فاطمہؑ زہرا سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے یہی کہتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہؑ کی تزویج علیؑ سے کریں تو آپ نے شادی بیاہ کے سامان کے ساتھ اسی سلسلے میں جناب فاطمہؑ زہرا سے بلکہ

جناب فاطمہؑ زہرا نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کا پیٹ نکلا ہوا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، ان کے چہرے کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں، شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں، پھر آپ نے بھی تو مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ دولت و حشمت، عقل، تقدس اور فقر و زہد کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظر انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مردوں میں مجھے منتخب فرمایا، پھر دوسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کے مردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمایا، پھر جب تیسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

فاطمہؑ! معراج کی شب جب میرا جانا تمھیں آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے صعودِ

رافضی دھرم کی چھترول کر کے جیو.....!

طالب دعا مرزا بلال بیگ

شیعوں کی اپنی کتاب میں خانہ کعبہ کی توہین

بحار الانوار

باب ۲۸

بست ہشتم

ظہورِ امامؑ کے وقت کیا ہوگا؟

بروایت مفضلؒ بن عمر

مومن منها من الشجرة وانها الزيتونة التي اوت اليها مريم والمسيح وانها الدالية التي غسل فيها راس الحسين عليه السلام وفيها غسلت مريم عيسى عليه السلام و انتسلت من ولادتها وانها خير بقعة عرج رسول الله منها وقت غيبته، وليكونن لشيعتنا فيها خيرة الى ظهور قائمنا عليه السلام "

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہر مومن وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبز کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبز ہموار کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چوتھائی میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھا دے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب ہی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی اور آخرت کے ستر گنا بہتر شے اس کو عطا فرمائے گا۔

کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا:

اے مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا تھا۔ کعبہ بیت الحرام نے سرزمین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی جانب وحی ہوئی کہ تُو نہ کعبہ بیت الحرام ہے، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو جلوہ مبارکہ ہوا تھا اور انتقا تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریمؑ اور مسیحؑ نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسینؑ کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل ولادت دیا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی مبارک

امام جعفر صادق فرماتے ہیں سیاہ لباس اہل جہنم اور فرعون کا ہے

(۴۷۶) اور انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اسکے سامنے آگ اور دیا روشن ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۷۷) نیز انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے لئے یہ جائز ہے کہ بری سیڑھیوں پر نماز پڑھے آپ نے فرمایا اگر انکی پنڈلیاں نہیں دیکھی جاتی ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۷۸) نیز انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ ایک گروہ کے بارے میں جو سخت زمین پر بچھونا ہے نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۴۷۹) نیز انہوں نے آپ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا کسی شخص کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ نماز پڑھے اور چراغ قبلہ کی طرف اسکے سامنے رکھا ہوا ہو آپ نے فرمایا اس کیلئے یہ جائز نہیں کہ آگ کو سامنے رکھے۔ یہ وہ اصل ہے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے۔

(۴۸۰) لیکن وہ حدیث جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے جس میں آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر ایک شخص نماز پڑھے اور آگ و چراغ اور تنور اسکے سامنے ہو اس لئے کہ جس وقت کیلئے وہ نماز پڑھ رہا ہے وہ ان چیزوں سے زیادہ قریب ہے جو اس کے سامنے ہیں۔

یہ حدیث تین راویوں سے مروی ہے ان میں تین مجہول ہیں اور اسناد منقطع کے ساتھ انکی روایت کی ہے حسن بن علی کوفی نے جو معروف راوی ہے اس نے روایت کی گئی ہے حسن بن محبوب سے اس نے روایت کی ابوایوب سے انہوں نے روایت کی ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے کہا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہم نے رخصت کا تذکرہ چلنے پر اس لئے کہ ہم میں سب ہی بوڑھا ہے حدیث تین راویوں سے نقل ہے اور مجہول راویوں سے جب کوئی روایت نقل کرے تو اسکے اعتبار میں کمی ہوگی جبکہ یہ معلوم ہے کہ اصل نہیں ہے۔ اور اسکا اطلاق رخصت پر ہوگا اور رخصت رخصت ہے۔

(۴۸۱) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سیاہ قبا میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں نماز نہ پڑھو یہ اہل جہنم کا لباس ہے۔

(۴۸۲) اور امیر المومنین علیہ السلام تین باتوں کی اپنے اصحاب کو ہدایت کرتے تھے انہیں بھی فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنا کرو یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۴۸۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ و موزہ اور چادر ان تینوں کے علاوہ اور دیگر تمام سیاہ لباسوں کو مکروہ اور ناپسندیدہ سمجھتے تھے۔

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ

الشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

حسن

پیش کش۔ سید اشفاق حسین نقوی

ناشر
الکتاب پبلیشرز

دفاع رد
أہلسنت رافضیت
sunnilibrary.com

حسینؓ نے فرمایا! شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون.

جب حسینؓ کو مسلم بن عقیل، ہانی ابن عروہ اور عبداللہ بن یقطر کے قتل ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے یہ جملے کہے: "ہمارے شیعوں نے ہی ہمیں دھوکا دیا" جو تم لوگوں میں سے چاہے جا سکتا ہے، تو پھر لوگ دائیں اور بائیں بکھرتے گئے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچے جو امام حسینؓ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے۔

(1) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥، وفيه " فما بال متروك به المرء يبخل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قمس بن عسهر الصيداوي راجع المصدر ص 67.

سیدنا عمر کی سیدنا علی رضی اللہ عنہم کے لئے محبت، احترام، اور عزت

طبرسی اپنی ایک من گھڑت روایت میں یہ لکھتا ہے۔۔

عمر بن خطاب (نے حسین سے فرمایا):
اے حسین ابن علی! جو بھی آپ کے باپ کے حق کا انکار کرے اس پر لعنت، لوگوں نے مجھے حکومت تک پہنچایا میں نے قبول کر لیا اگر آپ کے بابا کو حکومت دیتے تو میں ان کی اطاعت کرتا۔ (احتجاج طبرسی اردو۔ حصہ سوئم / چہارم۔ صفحہ 47)۔

اللہ اکبر! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں اپنے سر کا انتہائی احترام تھا۔

امام حسین علیہ السلام کا احتجاج امامت کے بارے میں

منقول ہے کہ ایک روز عمر ابن خطاب نے منبر رسول ﷺ پر خطبہ پڑھتے ہوئے کہا کہ میں تمام اہل ایمان کے نفسوں سے زیادہ اختیار رکھتا ہوں۔ امام حسین مسجد کے ایک گوشہ میں تھے یہ بات سن کر با آواز بلند فرمایا:

اے کاذب! منبر سے نیچے اترا یہ رسول اللہ ﷺ کا منبر ہے جو میرے جد ہیں، تیرے نہیں۔

عمر نے کہا میری جان کی قسم یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں، یہ بات آپ کے بابا علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آپ کو سکھائی؟

امام حسین علیہ السلام: اگر میں نے اپنے بابا کی اطاعت کی ہے میری جان کی قسم وہ ہادی ہیں اور میں ان کا پیرو ہوں، وہ لوگوں کی گردن پر بیعت کے سبب عہد رسول کا حق رکھتے ہیں۔ جس بیعت کی خاطر جبرئیل خدا کی جانب سے نازل ہوئے جس کا منکر قرآن کا انکار کرنے کے برابر ہوگا۔ تمام لوگوں نے اسے دل سے مانا اور زبانوں سے تردید کی۔ ہم اہل بیت کے حق کے منکرین پر تف ہو، رسول اللہ نیلا و غضب اور شدت جو عذاب کے برابر ہے ان لوگوں سے ملاقات کریں گے۔

عمر ابن خطاب: اے حسین ابن علی! جو بھی آپ کے باپ کے حق کا انکار کرے اس پر لعنت، لوگوں نے مجھے حکومت تک پہنچایا میں نے قبول کر لیا اگر آپ کے بابا کو حکومت دیتے تو میں ان کی اطاعت کرتا۔

امام حسین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: کبھی لوگوں نے رسول کے بغیر کسی دلیل کے اور آل محمد کی بغیر کسی رضایت کے ابو بکر سے پہلے تم کو اپنا امیر بنایا ہے؟ کیا تیری رضایت رسول ﷺ کی رضایت ہے؟ یا ان کے اہل بیت کی رضا و خوشنودی ان کے نیلا و غضب کا سبب ہے؟ اگر زبان کیلئے گفتگو ہوتی جیسا کہ اس کی تصدیق طویل ہے تو کبھی غلطی سے بھی تو آل محمد کی گردن پر سوار نہ ہوتا اور ان کے منبر پر چڑھ کر ان کے بارے میں نازل شدہ قرآن سے انہیں کے خلاف حکم لگا رہا ہے جبکہ تو نہ اس کتاب کے مشکلات کو جانتا ہے اور نہ اس کی تاویل سے باخبر ہے۔ تیرے